ALHIKMAH FOUNDATION, NEW DELHI

176, Street No. 8, Zakir Nagar, New Delhi - 110025

پریس ریلیز

نئی دہلی، ۲۴ دسمبر، ۲۰۱۷

ہماری پسماندگی کی اہم وجہ وسائل کی تقسیم میں عدم مساوات ہے، پروفیسر بلگرامی

مسلمانوں کی تعلیمی اور معاشی پس ماندگی کے وجوہ میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ملک میں پیداوار میں اضافے پر تو زور دیا گیا ہے مگر اس کی مساوی تقسیم کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ ان خیال کا اظہار ڈاکٹر سید اطہر رضا بلگرامی، سابق صدر شعبہ معاشیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے الحکمہ فاؤنڈیشن کے ۲۶ ویں یوم تاسیس کے سلسلہ میں منعقد تقریب میں کیا۔ غالب اکیڈمی، بستی حضرت نظام الدین میں منعقدہ اس تقریب کا موضوع تھا **ہماری تعلیمی اور معاشی پس ماندگی کے اسباب اور علاج**۔ اطہر بلگرامی صاحب نے اپنی تقریر میں معاشی پس ماندگی کی شناخت کے مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ معاشیات میں انسان کو سرمایہ سمجھا گیا ہے اور غربت دراصل عدم مساوات اور تعلیم میں خرابی کی وجہ سے ہے جب کہ اسلام میں مساوات کی تعلیم پر زور دیا گیا ہے جس کو آج مسلمانوں نے فراموش کر دیا ہے۔ اس پس ماندگی کے پیچھے کارفرما عوامل میں انھوں نے تین عوامل کی کمی کی طرف اشارہ بھی کیا۔ ان میں شوق وتجسس، تقابلی جذبے اور رسٹ کا فقدان خاص ہیں۔

نیشنل کونسل فار اپلائڈ اکنامک ریسرچ سے متعلق ڈاکٹر دلیپ کمار نے اپنی تقریر میں پورے ملک کے تعلق سے عموماً اور مسلمانوں کے تعلق سے خصوصاً، تعلیمی، خواندگی اور معاشی صورتحال پر اعداد و شمار پیش کئے اور کہا کہ تعلیم ہی سے نیک وبد کی تمیز اور خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ مسلمان چونکہ تعلیمی لحاظ سے پیچھے ہیں اس لئے ان میں خود اعتمادی کی کمی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی کہا کہ ضروری نہیں کہ اچھی تعلیم کے لئے زیادہ دولت کی ضرورت ہو۔ اس سلسلہ میں انھوں نے کیرالہ کی مثال پیش کی جہاں خواندگی کی شرح سب سے زیادہ ہے مگر فی کس آمدنی کم ہے۔ مزید یہ کہ مسلمان بہت زیادہ پریکٹکل نہیں ہیں اور وہ اپنی ترقی کو اپنے درخشاں ماضی میں تلاش کرتا ہے۔

زکوٰت فاؤنڈیشن کے چیرمین ڈاکٹر سید ظفر محمود نے تعلیمی پس ماندگی کے اسباب کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو ملک کی انتظامی امور میں آگے آنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں انھوں نے سچر کمیٹی کی سفارشات کے حوالہ سے مسلمانوں کی تعلیم اور صحت سے متعلق اعداد وشمار پیش کئے اور کہا کہ اس پس ماندگی کو دور کرنے کے لئے زمینی سطح پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے انفرادی فکر کے بجائے اجتماعی سوچ پر بھی زور دیا۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں تعلیم کی اشاعت کے سلسلہ میں اسکولوں کے قیام پر زور دیا اور کہا کہ مسلمانوں کو مواقع کے حصول کی طرف توجہ مرکوز کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ گھر کے ماحول کی اہمیت پر بھی زور دیا کیونکہ اسلام میں مہد سے لحد تک تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ فاضل مقرر نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنی ترقی کے لئے حکومت کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی سطح پر وسائل کے حصول پر توجہ دینا چاہئے۔ مولانا محمد رحمانی، ریکٹر، جامعہ اسلامیہ سنابل نے اسلامی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں مسلمانوں کو درپیش مسائل کا حل پیش کیا۔ پدم شری پروفیسر اختر الواسع نے اپنے صدارتی خطبہ میں مسلمانوں سے کہا کہ وہ قرآن کو تو مانتے ہیں مگر قرآن کی نہیں مانتے۔ جناب اختر الواسع نے مسلمانوں کی تعلیم کے سلسلہ میں لڑکیوں کی تعلیم کو اولین قرار دیا کیونکہ ایک تعلیم یافتہ ماں ہی اپنی اولاد کی تربیت اچھی طرح سے کر سکتی ہے۔ نیز یہ کہ ہمیں مسلکی تفرقات سے اوپر اٹھ کر تعلیم کو اولین اہمیت دینا ہوگی۔ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کے حوالہ سے انھوں نے کہا کہ اسلام نے کبھی خواتین کو با اختیار بنانے سے نہیں روکا۔ اس سلسلہ میں انھوں نے حضرت محمدؐ کے دور سے چند مثالیں پیش کیں جن میں تعلیمی اختیارات کے لئے حضرت عائشہ، مالی اختیارات کے سلسلہ میں حضرت خدیجہ، سیاسی تفویض اختیارات کے سلسلہ میں حضرت ام سلمٰی اور روحانی اختیارات کے لئے حضرت رابعہ بصری کے نام خاص ہیں۔

تقریب کی ابتدا میں الحکمہ فاؤنڈیشن کے چیرمین ڈاکٹر ضیاء الدین ندوی نے تنظیم کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ فاؤنڈیشن کے جوائنٹ سکریٹری جناب سید شعیب احمد نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر شکیل حبیبی نے انجام دیے۔ اس موقع پر فاؤنڈیشن کے نیوز لیٹر کا بھی اجرا کیا گیا اور الحکمہ ایجوکیشن پوائنٹ سے کمپیوٹر کی ٹریننگ حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو سرٹیفکیٹ بھی دیے گئے۔ نیز تمام ہی مہمانان گرامی کو نشان یادگار اور شال پیش کی گئیں۔

سید شعیب احمد

الحکمہ فاؤنڈیشن

9868107300